نظریۂ پاکِستان

برصغیرِ ہند کی جدید تاریخ میں سیاسی آزادی کے حصول کے لیے جدوجہد کے دوران دو قومی نظریہ نے فروغ پایا، جس کا مطلب تھا کہ اس سرزمین میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی صورت میں دو قومیں آباد ہیں، جن کے تمدنی اختلافات بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہندوؤں نے دیوناگری رسم الخط میں 'ہندی' کو اپنی زبان اور مسلمانوں نے نسخ یا نستعلیق رسم الخط میں 'اُردو' کو اپنی زبان قرار دیا۔ ان دو قوموں کے درمیان سیاسی اقتدار کی تقسیم کا کوئی معاہدہ طے نہ پاسکا، اس لیے جن خطوں میں مسلمانوں کی اکثریت تھی وہاں انہوں نے علیحٰدہ ریاست قائم کرلی۔ پس یوں پاکستان مسلم قوم کے وطن کی حیثیت سے وجود میں آیا۔

نظریۂ پاکستان دراصل پاکستان میں آباد مسلمانوں کی قومیت کا تصوّر ہے جس کی اساس علاقہ، زبان یا نسل کے اشتراک کی بجائے روحانی مطمحِ نظر کے اشتراک یعنی اسلام پر قائم ہے۔ اسی طرح 'اُردو' ان کی قومی زبان ہے جو پاکستان کے کسی علاقہ کی زبان نہیں مگر مسلمانوں کی زبان سمجھی جاتی ہے۔ پاکستان نہ تھیاکریسی (مذہبی پیشواؤں کی حکومت) ہے نہ 'سیکولر' (لادین) ریاست، بلکہ ایک ایسی علاقائی ریاست ہے جو اسلام کے ان اصولوں یعنی جمہوریت، آزادی، مساوات رواداری اور سماجی انصاف پر قائم ہے جن کی وضاحت قراردادِ مقاصد میں کی گئی ہے۔

ان اصولوں کے تحت پاکستان وفاقی پارلیمانی طرز کی فلاحی جمہوری ریاست ہے جو مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلام کے اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی سعی کرے گی اور اس طرح اقلیتوں کو بھی اپنے اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سہولت فراہم کرے گی۔ حقوق بشر کے تحفظ کی ضمانت دے گی۔ قانون کی حاکمیت کی علمبردار ہوگی۔ بلاتمیز مذہب تمام شہریوں کی فلاح و بہبود کی خاطر خورد و نوش، بود و باش، تعلیم اور طبّی امداد جیسے شعبوں میں ایسے قوانین نافذ کرے گی جو سب کے لیے بہتری کا باعث بنیں۔ تمام شہریوں میں یک جہتی برابری اور رواداری کے جذبات کو فروغ دے گی۔ مسلم ممالک کے اتحاد کے لیے کوشاں رہے گی اور مسلم اقوام مثلاً فلسطین اور کشمیر اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں ان کی حمایت کرے گی۔ ہر ملک کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھائے گی اور جہاں کہیں اختلافات ہوں انہیں گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ڈاکٹر جاوید اقبال
سرپرستِ اعلیٰ

میاں اقبال صلاح الدین
صدر دبستانِ اقبال